اسلامی معاشرے میں غیرت کے نام پر قتل اور اس کا تدارک وسد باب، فقہ اسلامی کی روشنی میں تحقیقی وتنقیدی جائزہ

Honor killings in Islamic culture prevention

A critical evaluation in the Light of Islamic jurisprudence

☆محمد وقار

پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ ادیان عالم کلیہ معارف اسلامیہ وفاقی اردو یونی ورسٹی، عبد الحق کیمپس کراچی۔

☆☆ڈاکٹر عظمی پروین

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تاریخ اسلامی، جامعہ کراچی

Abstract:

The study at hand "honor killings" presents a research on the issue in the light of Islamic jurisprudence and sharia wherein it has been proved that issue is not confined to the Islamic society and culture rather the evidences of honor killings have been traced in other Eastern and western cultures as well. The study, in light of Quran, Sunnah. Islamic jurisprudence, sharia, especially the four schools of Islamic jurisprudence proves that there is no concept of honor killings in Islam. No one is allowed to consider himself above the law and take the state affairs into his hands leading to anarchy. Like in case of other murder cases qassas is sentenced, similarly qassas shall be sentenced in the cases of honor killings. Besides baseless the allegations and charges raised by the west and other critics of islam have also been highlighted and addressed that in Islam there is no place of the negative propaganda that Islam encourages honor killings or allows any extreme measures in this regard. Rather Islam discourages and prevents honor killings.

The study concludes that honor killings is self-made based on ignorance, immortality and cruel practices which is not supported by sharia in any ways. Let alone killing one on account of doubt, Islam does not even allow to kill one on account of adultery until the case is referred to the court of law. Rather it shall lead to anarchy and chaos in the world. Such an approach shall encourage anyone to take one's life be it man or woman on the basis of false charges. As far as Islamic teachings are concerned, Islam respects the sanctity of one's life and allows no one take an innocent life.

Keywords: Islamic, Islam, Honor killings, Jurisprudence, qassas, sharia

کلیدی الفاظ: اسلامی، اسلام، غیرت کے نام پر قتل، فقہ، قصاص، شریعت۔

غیرت کے نام پر قتل ایک بے ہودہ، جاہلانہ ظالمانہ اور غیر اسلامی رسم ہے، یہ تاریخ انسانی میں ایک قدیم ترین رسم ورواج کے طور پر آج کے مہذب دور میں بھی جاری ہے، جس میں عورت کو شوہر کے علاوہ کسی اور مرد سے جنسی تعلق قائم کرنے کی وجہ سے یا مرد کو بیوی کے علاوہ کسی اور عورت سے جنسی تعلق قائم کرنے کی وجہ سے یا جنسی تعلقات کا شک اور شبہ ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا جاتا ہے، غیرت کے نام پر قتل دنیا کے مختلف ممالک میں آج بھی ہو رہے ہیں۔

اس کو عربی میں قتل الغیرۃ، انگریزی میں Honor Killing۔ سندھی میں "کاروکاری" کہا جاتا ہے کارو کا مطلب سیاہ مرد اور کاری کا مطلب سیاہ عورت ہے، پنجاب میں "کالا کالی" خیبر پختون خواہ میں "طور طورہ" اور بلوچستان میں اسے "سیاہ کاری" کہا جاتا ہے۔

ماہر لغت عیاض بن موسیٰ نے غیرت کی اصطلاحی تعریف اپنی کتاب مشارق الانوار علی صحاح الآثار میں یہ کی ہے کہ:

وَهُوَ تغير الْقلب وهيجان الحفيظة بِسَبَب الْمُشَاركَة فِي الِاخْتِصَاص من أحد الزَّوْجَيْنِ ِلْآخرِ أَو بحريمه وذبه عَنْهُم وَمنعه مِنْهُم(1)

مذکورہ بالا عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ غیرت اس طبعی ناراضگی کو کہا جاتا ہے جو کسی ایسی چیز کی وجہ سے انسان کو لاحق ہو جس میں انسان شرکت پسند نہیں کرتا، مثلاً کوئی آدمی کسی کی بیوی کو بری نگاہ سے دیکھتا ہے تو شوہر کو اس سے طبعی طور پر ناراضگی ہوتی ہے کیونکہ بیوی کے معاملے میں کوئی آدمی شرکت کو پسند نہیں کرتا، اسی طبعی ناراضگی کو غیرت کہا جاتا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں غیرت کے نام پر قتل۔۔۔ اعداد و شمار کی روشنی میں تاریخی و تحقیقی جائزہ:

غیرت کے نام پر قتل پاکستان سمیت دنیا کے کئی ممالک میں ہو رہے ہیں جن میں بھارت، بنگلہ دیش، برطانیہ، برازیل، امریکہ، اسرائیل، اٹلی، ایکیوڈور، اردن، شام سوڈان، ترکی، یمن، مصر، عراق، ایران کے علاوہ کئی اور ممالک اس فہرست میں شامل ہیں۔

جبکہ آج کل مغربی حلقوں اور اسلام پر معترض افراد کی جانب سے قتل غیرت کو مسلم معاشرے اور تہذیب کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے، اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ اسلامی تہذیب اور بعض عاقبت نااندیش مسلمانوں کا طرز عمل اس قتل کا سبب بنتی ہے جب کے مغربی تہذیبوں میں سے جن میں امریکہ بھی شامل ہے نیز ایشیاء کے کئی غیر مسلم تہذیبوں میں جن میں بھارت، جاپان، چین میں ماضی قریب تک غیرت کے نام پر قتل کو قانونی حیثیت حاصل تھی، اور آج بھی ان معاشروں میں عورت کو قتل کر دیا جاتا ہے، بس فرق صرف اتنا ہے کہ اب عورت کو اس کا بوائے فرینڈ اس وجہ سے قتل کر دیتا ہے کہ اس کی گرل فرینڈ نے اس سے وفاداری نہیں

کی۔ اور ان مغربی معاشروں میں بھی قاتل کو سزا کم دی جاتی ہے، ایسے قتل کے لیے فوری اشتعال جسے (Heat of Passion) یا "سنگین اور فوری اشتعال (grave and sudden provocation) "کا قانون سزا میں تخفیف کے لیے سبب بنتا ہے اور قاتل کا وکیل اس کے ذریعے دفاع کرتا ہے۔ اور عدالت میں اسی بنیاد پر وکیل صفائی کیس لڑتا ہے جس بنا پر اس جرم کی سزا میں تخفیف یا اسے یکسر کلعدم کروا دیتا ہے۔ لہٰذا یہ تاثر دینا کہ مغرب میں قتل غیرت نہیں ہوتے حقائق سے صرف نظر کرنا ہے۔ چونکہ وہاں عورت کا قتل ہوتا ہے۔ چاہے وہ غیرت کی بجائے غصہ یا بے وفائی سبب گردانتے ہوں یا کچھ اور۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ سبب بے وفائی ہی بنتا ہے، فرق صرف اتنا ہے، کہ مشرقی معاشرے میں رسم ورواج، روایات، خاندان اور معاشرے سے بے وفائی کی بنا پر قتل کیا جاتا ہے اور مغرب میں مرد سے بے وفائی کی وجہ سے عورت کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ لیکن قتل دونوں صورتوں میں جرم ہی رہے گا۔

مغرب میں غیرت کے نام پر قتل، اعداد وشمار کی روشنی میں جائزہ:

جب ہم مغربی اور غیر مسلم معاشروں کا جائزہ عورت کے قتل کے حوالے سے لیتے ہیں تو ہمیں کم و بیش دنیا کے ممالک میں سرفہرست ممالک میں اکثریت غیر مسلم ممالک کی ملتی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کے سر فہرست بارہ ایسے ممالک جہاں قتل عورت انتہائی زیادہ ہے، ان میں کوئی اسلامی ملک نہیں ہے، جبکہ اس فہرست میں دوسرے درجے کے جو ممالک ہیں جہاں عورتوں کے زیادہ قتل ہوتے ہیں ان میں دو اسلامی ملک ہیں جن میں قازقستان چھٹے نمبر پر اور کرغستان نویں نمبر پر جبکہ ان پچیس ممالک میں جن میں دو درجہ بنائے گئے ہیں قازقستان کا نمبر اٹھارہ اور کرغستان کا نمبر اکیس ہے۔[2]

وائس آف امریکہ سے 27 نومبر 2018 کو نشر ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ " اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق، دنیا میں ہر روز اپنے خاندان اور ساتھی کے ہاتھوں لگ بھگ 137 خواتین قتل ہو جاتی ہیں۔ یہ بات منشیات و جرائم کے کنٹرول سے متعلق اقوام متحدہ کے دفتر کی طرف سے حال ہی میں جاری ہونے والی مطالعاتی رپورٹ میں بتائی گئی ہے۔ عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کے عالمی دن کے موقع پر اتوار کو جاری ہونے والی رپورٹ کے مطابق، دنیا بھر میں ہر سال تقریباً 87 ہزار خواتین قتل ہوتی ہیں اور ان میں سے لگ بھگ 50 ہزار خواتین اپنے خاندان کے افراد یا اپنے قریبی ساتھی کے ہاتھوں اپنی جان گنوا دیتی ہیں۔"[3]

اور یہی رپورٹ بی بی سی نے وائس آف امریکہ کے شائع کرنے سے ایک دن پہلے عام کی تھی۔ اور اس کے تحت مختلف ممالک کے پانچ مقامی ماہرین کے تصدیق شدہ کیسز بھی ذکر کئے گئے ہیں۔[4]

بی بی سی نے دنیا بھر میں یکم اکتوبر 2018 کو کسی مرد کے ہاتھوں قتل کی جانے والی خواتین کی پریس کوریج کی مانیٹرنگ کی۔ بی بی سی کے علاقائی ماہرین نے شمار کیا ہے کہ 21 مختلف ممالک میں 47 خواتین کو صنفی اختلاط سے متعلقہ وجوہات کی بنا پر قتل کیا گیا۔ ان میں سے زیادہ تر ہلاکتوں کی تحقیقات اب بھی جاری ہیں۔ ان میں سے پانچ کیسز مختلف ممالک کے جو ابتدائی طور پر مقامی میڈیا کی جانب سے رپورٹ کیے گئے اور پھر مقامی حکام نے بی بی سی کے رابطہ کرنے پر ان کی تصدیق کی۔ جن کو بی بی سی نے ذکر کیا ان میں سے صرف ایک اسلامی ملک ایران ہے۔ جس میں ایک خاتون 24 سالہ زینب سیکانون نے اپنے خاوند کو قتل کیا ہے اور اس کو عدالت سے پھانسی ہوئی۔ جس کے بارے میں بی بی سی کے مطابق "ایمنیسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ ان کا شوہر بدسلوکی کرتا تھا اور اس نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تھا، اور زینب کی انہی شکایات کو پولیس نے نظر انداز کیا۔ 17 سال کی عمر میں انھیں اپنے شوہر کو قتل کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ ان کے حامیوں بشمول ایمنیسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ ان کو شوہر کے قتل کا اعتراف کرنے کے لیے تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور پولیس کی طرف سے حراساں کیا گیا اور انھیں منصفانہ سماعت نہیں ملی۔" جبکہ باقی پانچ کیسیز غیر مسلم ممالک کے ہیں جن میں 22 سالہ جوڈتھ چیسنگ، کینیا، 18 سالہ نیہاشر دچوہدری، بھارت، 39 سالہ ساندرالوسیاہیمر مورا، برازیل اور 36 سالہ میری ایمیلی وائلیٹ، فرانس شامل ہیں۔ ان میں سے بھارت کی نیہاشر دچوہدری کو ان کے والدین اور ایک مرد رشتہ دار پر اس شام گھر میں انھیں قتل کرنے کا الزام ہے۔ جبکہ کینیا، فرانس اور برازیل کی خواتین کو ان کے شوہروں نے قتل کیا جس کا سبب اپنے شوہروں سے علیحدگی تھا، جبکہ ایرانی خاتون کو حکام نے شوہر کے قتل کے الزام میں پھانسی دی لیکن اس کو بھی قتل میں شمار کیا گیا۔

مذکورہ بالا عبارت کا مقصد یہ بالکل نہیں ہے کہ اسلامی ممالک میں غیرت کے نام پر قتل نہیں ہوتے بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ کا غیر جانب دارانہ تجزیہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ معاملہ ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔ اس کی نسبت اسلام کی طرف کرنا یا اسلامی معاشرے تک محدود سمجھنا ایک الزام اور بہتان ہے۔

اب ہم آتے ہیں غیرت کے نام پر قتل کی طرف جو کہ مختلف وجوہات کی بنا پر قتل کی گئیں ان ستاسی ہزار خواتین کے قتل میں سے پانچ ہزار ہے۔ (Honor Violence Awareness Network (HBVA کے مطابق دنیا بھر میں سالانہ پانچ ہزار خواتین کو غیرت کے نام پر قتل کر دیا جاتا ہے، جن میں سے تقریباً ایک ہزار کے لگ بھگ خواتین کو پاکستان میں قتل کیا جاتا ہے۔[5]

اسی طرح Human Rights commission of Pakistan (HRCP) کے اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۰۴ء سے ۲۰۱۶ء تک پاکستان میں پندرہ ہزار دو سو بائیس (۱۵۲۲۲) افراد جن میں مرد اور عورتیں متاثر ہوئے ہیں۔ یعنی ہر سال بارہ سو اڑسٹھ افراد (مرد اور خواتین) غیرت کے نام پر جرم کے شکار ہوئے ہیں۔(6)

اسلام اور غیرت کے نام پر قتل۔۔۔ فقہ اسلامی کی روشنی میں علمی اور تحقیقی جائزہ:

بحر حال اب اصل مقصد کی طرف آتے ہیں، کہ اسلام کا قتل غیرت کے بارے میں کیا موقف ہے، تو یہ جان لیجئے کہ اسلام ایک طرف تو غیر محارم کا آپس میں تعلق قائم کرنا بے تکلفی پیدا کرنا، اور بلا وجہ اختلاط کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتا ہے، اور معاشرے کو فطری اصولوں پر کاربند ہونے کی تلقین کرتا ہے، یعنی اگر عورت کو پردے کا حکم دیا ہے تو مرد کو بھی نظریں نیچی رکھنے کا حکم ہے۔ اسی طرح دوسری طرف شریعت ماں، بہن، بیوی، بیٹی یا کسی بھی خاتون کو غیرت کے نام پر قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ کس ی مسلمان کو ناحق قتل کرنا انتہائی بڑا جرم ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں غیرت کے نام پر قتل کی شرعی حیثیت:

غیرت کے نام پر جو قتل کیے جاتے ہیں ان کا سبب یہ ہوتا ہے کہ عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھنے یا ناجائز تعلقات کے شک وشبہ میں عورت کے قتل یا مرد اور عورت دونوں کو غیرت کے نام پر قتل کر دیے جاتے ہیں۔ اب جب ہم قرآن وسنت، فقہ اسلامی کی تعلیمات پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک طرف تو قرآن نے زنا کو بدترین گناہ اور سنگین جرم قرار دیا ہے، اور اسکی سنگینی اور شناعت کو بیان فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

{ وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنٰىٓ، اِنَّہٗ كَانَ فَاحِشَۃً وَسَاۗءَ سَبِيْلًا } (7)

ترجمہ: زنا کے قریب مت پھٹکو، بلاشبہ وہ مکمل بے حیائی وبدکاری ہے اور بدترین راستہ ہے۔

گویا زنا اور جنسی اختلاط اتنی قباحتوں کا مجموعہ ہے کہ اللہ رب العزت نے مذکورہ بالا آیت میں زنا کرنا تو دور کی بات اس کے قریب اس کے محرکات اور اس کے اسباب کے قریب جانے سے ہی منع فرمادیا۔ اور اس کے لیے قرآن وسنت میں انتہائی سخت سزائیں وضع کی ہیں۔ چونکہ زنا کرنے والا شادی شدہ ہو گا یا غیر شادی شدہ ہو گا۔ ان میں سے ہر ایک کی الگ سزا مقرر کی ہے۔ غیر شادی شدہ کے لیے سزا سو کوڑے مقرر کی ہے جو قرآن پاک کی سورۃ نور کی دوسری آیت میں بیان کی گئی ہے کہ:

{ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [8]

ترجمہ: بدکار عورت اور بدکار مرد پس دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہیے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے۔

جبکہ شادی شدہ کی سزا کا حکم بخاری میں سورۃ النساء کی آیت "أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا" کی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے کہ ابتداء اسلام میں زنا کرنے والے کو گھر میں قید کر کے رکھنے کا حکم تھا کہ اس کو قید کر کے رکھا جائے یہاں تک کے وہ اپنی طبعی موت مر جائے یا اللہ کی طرف سے کوئی اور حکم آجائے۔ پھر اللہ نے راہ بتلا دی۔

صحیح بخاری میں ہے:

أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ، وَالجَلْدَ لِلْبِكْرِ[9]

ترجمہ: یا اللہ کوئی راہ تجویز فرمادیں یعنی شادی شدہ کے لیے (زنا کی حد) رجم (سنگسار) کرنا اور غیر شادی شدہ کے لیے کوڑے مارنا۔

لیکن دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہیں تو قرآن نے زنا کی سزا نافذ کرنے کے لیے جو طریقہ بتلایا ہے وہ ایسا مثالی طریقہ ہے کہ غیرت کے نام پر قتل کی بدرجہ اتم روک تھام اس سے ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ محض زنا کے شک وشبہ یا تہمت لگانے سے نہیں بلکہ اس کو ثابت کرنے کے لیے گواہوں کے ذریعے ثابت کرنا یا زانی یا زانیہ کا اقرار ان سزاؤں کی وجہ بن سکتی ہے۔

اس حوالے سے قرآن کریم میں اللہ کا فرمان ہے:

{ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} [10]

ترجمہ: اور جو لوگ پرہیز گار (پاک باز) عورتوں کو بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی بدکردار ہیں۔

اب جو شخص بلا ثبوت یہ کہتا ہے کہ فلاں نے زنا کیا ہے۔ تو اللہ کا حکم ہے کہ وہ چار گواہ پیش کرے اور گواہ بھی ایسے ہوں جو شرعاً گواہی کے اہل ہوں۔ یہ نہ ہو کہ ان میں کوئی بچہ ہو، یا اندھا ہو یا فاسق وغیرہ ہو۔ اگر مذکورہ شخص گواہ نہ لا سکا تو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کے انہی کو سزا کے طور پر حد قذف لگائی جائے گی جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا گیا ہے کہ ان تہمت لگانے والوں کو اسی، اسی کوڑے مارے جائیں گے۔ نیز اس کی پھر کبھی بھی شہادت قبول نہ کی جائے گی اور اس کو فاسق قرار دیا جائے گا۔

اب یہ سزا چاہے وہ سنگسار کرنا ہو یا کوڑے مارنا ہوں، اس کا نافذ کرنا ہر آدمی کا کام نہیں بلکہ یہ گواہ عدالت میں قاضی کے سامنے پیش کئے جانے کا حکم ہے، اس لیے کے اس آیت میں اس سزا کے نفاذ کے لیے حکام کو مخاطب کیا گیا ہے۔

جیسا کہ تفسیر مظہری میں ان آیات کے تحت اللہ تعالیٰ کا یہ قول بیان کیا گیا ہے" فاجلدوا خطاب للائمة"[11] یعنی آیت فجلدوا میں حاکموں کو خطاب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سزا کا حق صرف حاکم یا قاضی کو ہے معاشرے کے کسی فرد، جرگہ یا پنچائیت کو نہیں ہے۔

حدیث شریف میں بھی ہے کہ حدود کو صرف حاکم ہی قائم کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کو یہ حق نہیں۔

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: " أَرْبَعَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ: الزَّكَاةُ وَالصَّلَاةُ وَالْحُدُودُ وَالْقَضَاءُ "[12]

حسن سے روایت ہے کہ زکوۃ وصول کرنا، نماز قائم کرنا حدود قائم کرنا، قضاء (بنیادی طور پر) حاکم وقت کے فرائض ہیں۔

اسی طرح شوہر اگر بیوی کو زنا میں ملوث پائے تو اس کو خود سے قتل کرنے یا قانون شکنی کی اجازت نہیں ہے، بلکہ وہ یا تو چار گواہ پیش کرے جس کی بنا پر حاکم یا قاضی اس عورت پر رجم کی سزا نافذ کرے گا اور اگر چار گواہ نہیں پیش کر سکتا تو اس کے لیے اسی سورت کی چھ سے نو نمبر آیت میں لعان کا طریقہ کار بتلا دیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

{ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ۝}[13]

ترجمہ: اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور خود ان کے سوا ان کے گواہ نہ ہوں تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے کہ پہلے تو چار بار اللہ کی قسم کھائے کہ بیشک وہ سچا ہے، اور پانچویں بار یہ (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت، اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹال سکتی ہے کہ وہ پہلے چار بار اللہ کی قسم کھائے کہ بیشک یہ جھوٹا ہے، اور پانچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ غضب نازل ہو۔

ان آیات کا شان نزول بخاری شریف کی حدیث جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں بیان کیا گیا ہے:

'' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «البَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ» ، فَقَالَ: َ رَسُولَ ا ِّ، إِذَا رَأَى أَحَدُ َ عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ البَيِّنَةَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «البَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ هِلاَلٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ ِ لحَقِّ إِنِّي

لَصَادِقٌ، فَلَيُنْزِلَنَّ ا ّ ُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} [النور: 6] فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ''،(14)

ترجمہ: حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء سے زنا کرنے کی تہمت لگائی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا تو شرعی شہادتیں پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے جائیں گے ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی پر دیکھے تو کیا گواہوں کو تلاش کرنے جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گواہ یا تمہاری پشت پر کوڑے ہلال نے کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، میں بلاشک وشبہ سچا ہوں اللہ ضرور کوئی حکم نازل فرمائے گا، جس سے میری پشت کوڑوں سے بچ جائے گی اس وقت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ ''وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ'' پس آپ ﷺ نے اس آیت کو ''إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِين'' تک تلاوت فرمایا۔

اسی طرح صحیح بخاری میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ:

''عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ ا ّ ِ صَلَّى ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: َ رَسُولَ ا ّ ِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ، فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ ا ّ ُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي القُرْآنِ مِنَ التَّلاَعُنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ ا ّ ِ صَلَّى ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ» ، قَالَ: فَتَلاَعَنَا وَأَ َ شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ ا ّ ِ صَلَّى ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ المُتَلاَعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا، وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا''،(15)

ترجمہ: سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ (اختلاط کی صورت میں) کسی آدمی کو دیکھ لے تو کیا کرے اگر وہ قتل کرے گا تو لوگ (قصاص میں) اس کو قتل کر دیں گے۔ (گواہ لینے جائے گا تو وہ مرد فارغ ہو کر چلا جائے گا) بتایئے وہ کیا کرے۔ پس اللہ نے نازل فرمایا ان دونوں کے بارے میں لعان کی آیات پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور تمہارے بیوی کے معاملہ میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ سہل کا بیان ہے۔ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا، میں اُس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ پھر اس شخص نے اس اپنی بیوی کو جدا کر دیا پس سنت یہ ہے کہ لعان کرنے والے میاں بیوی کو الگ کر دیا جائے۔ وہ عورت چونکہ حاملہ تھی اور اس شخص نے اس حمل سے انکار کیا، چنانچہ آئندہ اس بچے کا نسب اس عورت سے ملایا جاتا تھا۔

اسی طرح یہ بات بھی ضرور ہے کہ قرآن میں جو پردہ کا حکم نازل ہوا ہے اس کا سبب بھی غیرت ہی ہے نیز احادیث میں غیرت اور حمیت کا جابجا اظہار ہے، اور غیرت کو ایک اچھی صفت قرار دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے غیرت کو اللہ، اپنی اور مومن کی صفت قرار دیا ہے۔

بخاری اور مسلم کی روایات میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیرت والے ہیں، اس کے بعد میں سب سے زیادہ غیرت والا ہوں، اور مومن بھی غیرت مند ہوتا ہے۔"

اور جیسا کہ بخاری میں ہے:

''عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنْ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنْ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ''(16)

ترجمہ: مغیرہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں تو میں اس کو سیدھی تلوار سے ماردوں آنحضرت ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سعدؓ کی غیرت سے تعجب کرتے ہو، اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں اور غیرت ہی کے سبب سے اللہ نے بے حیائی کی ظاہری اور پوشیدہ باتوں کو حرام کر دیا ہے اور عذر خواہی اللہ سے زیادہ کسی کو بھی محبوب نہیں ہے اور اسی سبب سے خوشخبری سنانے والوں اور ڈرانے والوں کو بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف محبوب نہیں ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

ابن ماجہ میں ہے:

''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَكْرَهُ اللَّهُ فَأَمَّا مَا يُحِبُّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا مَا يَكْرَهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ'' (17)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بعض غیرت اللہ کو محبوب ہے بعض ناپسند۔ جو پسند ہے وہ یہ ہے کہ تہمت کے مقام پر غیرت کرے اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ بغیر تہمت کے بے فائدہ غیرت اظہار کرے اور فقط گمان پر کوئی قدم اٹھانا جہالت ہے۔

ذخیرہ احادیث میں مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں جن میں غیرت کے جذبہ کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اسلام دین کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں ہر چیز ہر حصلت کے لیے حدود بیان کی گئی ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے غیرت کے جائز اور ناجائز پہلوؤں کی بھی نشاندہی کی ہے اور اس کی حدود بیان فرمائی ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا سطروں میں حدیث مبارکہ گذر گئے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک غیرت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ پھر فرمایا کہ جو غیرت کسی سبب کی وجہ سے ہو وہ پسندیدہ ہے جبکہ غیرت کا جو اظہار کسی سبب کے بغیر ہو، اسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہے کہ کسی سبب اور وجہ کے ظاہر ہونے پر اگر غصہ اور غیرت کا اظہار کیا جائے تو بجا ہے مگر بلا وجہ اور خواہ مخواہ غیرت کا اظہار شرعاً درست نہیں ہے۔ اسی طرح غیرت اور غصہ کا جائز حد تک اظہار تو بجا ہے مگر قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے قانون شکنی کی بالکل بھی حوصلہ افزائی نہیں کی ورنہ تو معاشرہ انارکی کا شکار ہو جائے گا جیسا کہ مذکورہ بالا بخاری کی روایت میں ہے کہ جب زنا کے ثبوت اور اس کی سزا کے لیے چار گواہوں کی شرط قرآن کریم میں نازل ہوئی تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھ کر چار گواہ تلاش کرتا پھروں گا؟ نہیں بلکہ بخدا میں تو تلوار کے ساتھ اس کا کام تمام کر دوں گا۔ جناب نبی اکرمؐ نے اس پر فرمایا کہ دیکھو سعد کتنا غیرت والا ہے، میں بھی غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیرت والا ہے۔ یعنی آپؐ نے حضرت سعدؓ کی غیرت کا تذکرہ تو فرمایا مگر قانون شکنی کی اجازت نہیں دی۔ کہ کسی کو بھی غیرت کے نام پر قتل کر دیا جائے۔ کیونکہ کسی مومن کو قصداً قتل کرنا انتہائی سخت گناہ ہے۔

قرآن پاک میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

{وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ا ؐ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَا ً عَظِيمًا } (18)

ترجمہ: اور جو کوئ ی کس ی مومن کو قصدا قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب ہے، اور اللہ تعال ی نے اس پر لعنت ک ی ہے، اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اسی طرح قرآن میں ارشاد ربانی ہے:

{وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ا ؐ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ لنَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ ا ؐ إِلَّا ِ لْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَ َ مًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَا ً } (19)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا، قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہو گا اس میں ذلیل ہو کر پڑا رہے گا۔

اور رسول اللہ ﷺ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

''عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ ا ّٰ ُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا ّٰ ِ صَلَّى ُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ يَزَالَ المُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا''،(20)

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ''مومن اس وقت تک اپنے دین کی وسعت میں ہے جب تک وہ کسی کا حرام اور ناحق خون نہیں بہاتا۔''

سنن النسائی میں ہے:

''عَنْ عَبْدِ ا ّٰ ِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ ا ّٰ ِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔''،(21)

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

غرض ایسی بہت ساری احادیث ہیں جن میں قتل ناحق کو منع فرمایا اور اس پر سخت وعیدات سنائی گئی ہیں، لیکن چونکہ یہاں ان احادیث کا احاطہ کرنا مقصد نہیں بلکہ صرف یہ بتلانا مقصد ہے کہ قتل ناحق چاہے وہ غیرت کے نام پر ہی کیوں نہ ہو اس کی اجازت اسلام قطعاً نہیں دیتا۔

فقہ اسلامی مذاہب ائمہ اربعہ میں غیرت کے حوالے سے فقہی نظائر واحکام:

قرآن و سنت کی روشنی میں ہم نے غیرت کے نام پر قتل کی حیثیت واضح کر دی اب اس کے بعد ہم مذاہب اربعہ کی روشنی میں اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ غیرت کے نام پر قتل کے بارے میں ان کی کیا آراء ہیں۔

فقہ حنفی میں غیرت کے نام پر قتل۔۔۔ اور اس کا فقہی اور شرعی حکم:

احناف کے ہاں شرعاً زنا کا ثبوت دو ہی صورتوں میں ہو سکتا ہے:

ا۔ چار دیانت دار، عاقل بالغ اور چشم دید مسلمان مرد، مخصوص طریقے سے عدالت میں اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ مجرم خود عدالت میں چار مرتبہ زنا کا اقرار کرے۔

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں چاہے وہ گواہی کے ذریعے ہو یا اقرار کے ذریعے ان کو قاضی کے سامنے پیش کرنا لازمی ہے۔ ان دو صورتوں کے علاوہ شرعاً زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا، نیز معتبر عدالت میں زنا کے ثبوت کے بعد بھی سزا جاری کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔۔زانی یا زانیہ میں سے جو عاقل، بالغ اور غیر شادی شدہ ہو، اسے سو(۱۰۰) کوڑوں کی سزا دینا۔اسے رجم کرنا یا قتل کرنا جائز نہیں۔

۲۔۔عاقل، بالغ اور شادی شدہ کو رجم (سنگسار) کرنا۔

نیز مذکورہ بالا سزا جاری کرنے کا اختیار صرف اور صرف حکومتِ وقت یا اس کے مقرر کردہ جج یا قاضی کو حاصل ہے، جرگہ، پنچائیت یا اہلِ علاقہ یا کسی رشتہ دار چاہے اس کا قریبی ہی کیوں نہ ہو انہیں قتل کرنے اور قانون ہاتھ میں لینے کا ہرگز اختیار نہیں ہے، نہ حداً اور نہ ہی تعزیراً کیونکہ زنا کی سزا (شادی شدہ کو رجم کرنا اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارنا) حدِ شرعی ہے اور حدود جاری کرنے کا اختیار صرف حکومتِ وقت یا اس کے مقرر کردہ جج یا قاضی کو حاصل ہے۔

جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:

''أَنْ يَكُونَ الْمُقِيمُ لِلْحَدِّ هُوَ الْإِمَامُ أَوْ مَنْ وَلَّاهُ الْإِمَامُ ''[22]ترجمہ:(حد کو قائم کرنے کی شرائط میں سے یہ بھی ہے) کہ اس کا قائم کرنے والا امام (اسلامی ریاست کا حاکم وقت) یا اس کا نائب ہو۔

جرگہ اور پنچائیت والوں کو ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں ہے، کیونکہ جرگہ یا پنچایت کی حیثیت "حکم" کی ہوتی ہے اور حکم کو حدود و قصاص کے فیصلے کرنے کا اختیار نہیں ہے اور نہ ہی وہ تعزیراً کسی کو قتل کرانے کا اختیار رکھتے ہیں۔

جیسا کہ ھدایہ میں ہے کہ:

﴿قَوْلُهُ وَلَا يَجُوزُ التَّحْكِيمُ فِي الْحُدُودِ وَالْقِصَاصِ) لِأَنَّهُ لَا وِلَايَةَ لَهُمَا عَلَى دَمِهِمَا وَلِهَذَا لَا يَمْلِكَانِ إبَاحَتَهُ فَلَا يَسْتَبَاحُ بِرِضَاهُمَا[23]

ترجمہ: حدود اور قصاص میں حکم بنانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ان دونوں کی ولایت اپنے خون پر نہیں ہے، اسی وجہ سے چونکہ دونوں خون مباح کرنے کے مالک نہیں ہیں، تو ان کی رضامندی سے بھی خون مباح نہ ہو گا۔

لہذا بغیر کسی شرعی ثبوت کے محض غیرت کے نام پر قتل کر دینا ایک بے ہودہ، جاہلانہ بلکہ ظالمانہ رسم ہے، جس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں ہے۔ایسی صورت میں جو بھی لڑکی یا لڑکے کو قتل کرینگے یا قتل میں معاون ہونگے، سخت گناہ گار اور شرعاً اور قانوناً مجرم شمار ہوں گے۔

فقہ شافعی میں غیرت کے نام پر قتل۔۔۔ اور اس کا فقہی اور شرعی حکم:

فقہ شافعی میں بھی زنا کے ثبوت اور اس پر حد جاری کرنے کی ذمہ داری صرف حکومت یا حکومت کی مقرر کردہ عدالت کی ہے، ان کے علاوہ کسی کو حق نہیں کہ وہ زنا کی سزا خود سے جاری کریں۔

جیسا کہ شوافع کی فقہ کی کتاب "المہذب" میں امام شیرازی لکھتے ہیں:

''لا يقيم الحدود على الأحرار إلا الإمام أومن فوض لأنه لم يقم حد على حر على عهد رسول صلى عليه وسلم إلا ذنه ولا في أ م الخلفاء إلا ذنهم ولأنه حق لله تعالى''(24)

ترجمہ: کسی آزاد انسان پر امام (حاکم) یا اس کے مقرر کردہ شخص کے علاوہ کوئی حد قائم نہیں کر سکتا، اس لیے کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں، اور نہ خلفاء کے عہد میں ان کی اجازت کے بغیر حد نافذ ہوئی تھی۔ اس لیے کہ حد اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

لہذا کسی شخص کسی پنچائیت یا کسی جرگے کا کسی انسان پر حد جاری کرنا قطعاً جائز نہیں۔

فقہ حنبلی میں غیرت کے نام پر قتل۔۔۔ اور اس کا فقہی اور شرعی حکم:

اسی طرح فقہ حنبلی میں بھی زنا کی حد جاری کرنا اور اس پر سزا دینا حکومت اور عدالت کا کام ہے۔ جیسا کہ فقہ حنبلی کی فقہ کی کتاب "المبدع في شرح المقنع" میں علامہ ابن مفلح لکھتے ہیں۔

''(وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُقِيمَ الْحَدَّ إِلَّا الْإِمَامُ أَوْ ئِبُهُ) لِأَنَّهُ حَقٌّ ِ تَعَالَى''(25)

ترجمہ: امام یا اس کے نائب کے سوا کسی کے لیے حد نافذ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

لہذا زنا میں ملوث کسی شخص کو قتل کرنا سوائے حکومت یا اس کے نائب جس کو اس نے مقرر کیا ہو کے لیے جائز نہیں۔

فقہ مالکی میں غیرت کے نام پر قتل۔۔۔ اور اس کا فقہی اور شرعی حکم:

فقہ مالکی کی کتب سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے کہ حد جاری کرنا اور سزا دینا حاکم اور اس کی حکومت کا کام ہے۔ جیسا کہ فقہ مالکی کی کتاب "شرح مختصر خليل" میں خرشی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

''فَلَا بُدَّ مِنْ رَفْعِهِ إلَى الْحَاكِمِ وَكَذَلِكَ الْحُدُودُ لَا يَتَوَلَّاهَا إلَّا الْحَاكِمُ''(26)

ترجمہ: پس ضروری ہے کہ (مسئلہ) حاکم کے سامنے اٹھایا جائے، اور حدود کی ولایت بھی صرف حاکم کو حاصل ہے۔

امام خرشی دوسری جگہ "شرح مختصر خليل للخرشي" میں لکھتے ہیں کہ:

''وَالْحَاصِلُ أَنَّ الَّذِي يُقِيمُ الْحُدُودَ السُّلْطَانُ''(27) **ترجمہ: حاصل کلام یہی ہے کہ حدود قائم کرنا سلطان کا کام ہے۔**

لہٰذا مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ مذاہب اربعہ کی روشنی میں بھی اگر کوئی شخص کسی مرد کو کسی عورت کے ساتھ گناہ کا مرتکب پائے تو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ ان کو قتل کر دے۔ کیونکہ شریعت اس کو یہ اختیار قطعاً نہیں دیتی کے کسی کی جان لے لی جائے۔ نیز اس میں یہ بھی ہوتا ہے کہ جس مرد یا خاتون یا دونوں کو قتل کیا جاتا ہے، وہ شادی شدہ بھی نہیں ہوتے، حالانکہ اس جرم پر حاکم بھی قتل کرنے کا یا سنگسار کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، بلکہ ان کی سزا تو کوڑے ہیں، جس کے نفاذ کا حق بھی صرف حکومت یا اس کی مقرر کردہ عدالت کو ہوتا ہے۔

نیز ان واقعات میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ وقوعہ بہت پہلے ہوا ہوتا ہے اور قاتل موقع کی تلاش میں ہوتا ہے کے ان کو کیسے قتل کیا جائے، تو یہ قتل سنگین اور فوری اشتعال (grave and sudden provocation) **کہ زمرے میں بھی نہیں آتا۔**

اگر بالفرض سنگین اور فوری اشتعال(grave and sudden provocation) **میں زنا کے ارتکاب کے دوران بھی قتل کیا ہو تب بھی شریعت میں ایسے شخص کو مجرم تصور کیا جاتا ہے۔ اور قاتل کے لیے اپنے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہے، اگر ثابت نہ کر سکا تو حاکم اس کو قصاصاً قتل کرنے کا حکم دے گا۔**

جیسا کہ'' كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ''میں ہے:

''فقد روي عن سعيدابن المسيب أن رجلاً لشام وجد مع امرأته رجلاً فقتله وقتلها، فكتب معاوية إلى أبي موسى الأشعري ن يسأل له عن ذلك علياً رَضِيَ ا ّٰ عَنْهُ، فسأله فقال علي كرم ا ّٰ وجهه: (أ أبو الحسن إن لم ت ربعة شهداء فليعط برمته) أي يقتل.''(28)

ترجمہ:''سعید ابن مسیب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے جو شام کا باشندہ تھا کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ملوث دیکھا۔ اس شخص نے ان دونوں کو قتل کر دیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری ؓ کے پاس خط لکھ کر بھیجا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرما کر مطلع کریں کہ اس بارے میں کیا حکم ہے؟ چنانچہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا''أَ أَبُو حَسَنٍ, إِنْ لَمْ تِ بِرْبَعَةِ شُهَدَاءِفَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ''**یعنی میں حسن کا باپ ہوں میرا کہنا یہ ہے کہ اگر وہ شخص (ارتکاب جرم) کے چاروں گواہ نہ پیش کر سکے تو اسے اپنے کیفر کردار تک پہنچادو۔ یعنی قتل کر دو۔**

اسی طرح '' الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیۃ ''میں ہے کہ جمہور فقہاء کے نزدیک اس شخص کو ارتکاب زنا پر چار گواہ لانے پڑیں گے۔

"فَقَال الْجُمْهُورُ: إِنَّهَا أَرْبَعَةُ شُهَدَاءَ، لِخَبَرِ عَلِيٍّ السَّابِقِ، وَلِمَا وَرَدَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَال: يَا رَسُول اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلاً أَأُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَال النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ. . . الْحَدِيثَ"(29)

ترجمہ: "جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اس پر چار گواہ پیش کرنے ہوں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اثر کی وجہ سے اور جو حدیث وارد ہوئی ہے "کہ سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اگر میں اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو (گناہ کی صورت میں) پاؤں تو کیا میں اس کو مہلت دوں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں۔

خلاصہ بحث و تجاویز وسفارشات

مذکورہ علمی اور تحقیقی مقالے میں "غیرت کے نام پر قتل" کے احکام کا اسلامی شریعت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں علمی اور تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے، جس میں بحث کے آغاز میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسئلہ صرف اسلامی معاشرے اور مسلم دنیا کا نہیں ہے، بلکہ مشرق اور مغرب اور دنیا کے مختلف ممالک میں "غیرت کے نام پر قتل" کے شواہد اور نظائر ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں، پیش نظر مقالے میں فقہ اسلامی، قرآن وسنت، اسلامی شریعت، بالخصوص فقہ ائمہ اربعہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ اسلام میں غیرت کے نام پر قتل کا کوئی تصور اور نظیر موجود نہیں، اسلام کسی فرد کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ ریاست کے دائرہ کار میں آنے والے قوانین اور شرعی احکام وتعلیمات سے روگردانی کرکے اور اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھ کر ان کی پامالی کا مرتکب ہو اور قانون شکنی کا ارتکاب کرے، جس طرح دیگر معاملات میں قتل عمد پر سزا (حد قصاص) جاری ہوتی ہے، اسی طرح قتل غیرت میں بھی قاتل پر سزا (حد قصاص) نافذ ہوگی، نیز مغربی حلقوں اور اسلام پر معترض طبقے کے اُٹھائے گئے بے بنیاد اعتراضات وشبہات اور اس منفی پروپیگنڈے کا بھی ازالہ کیا گیا ہے، کہ اسلام قتل غیرت کی نہ حوصلہ افزائی کرتا ہے، نہ اس سلسلے میں کسی انتہائی اقدام کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام قتل غیرت کا تدارک اور سدباب کرتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ غیرت کے نام پر قتل ایک خودساختہ، جاہلانہ، ظالمانہ اور غیر اسلامی رسم ہے، جس کا دین اسلام اور شریعت اسلامیہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت تو عین زنا کے وقت بھی اس سے متعلق معاملہ کو اسلامی ریاست کے حاکم

یا قاضی کی عدالت میں پیش کئے بغیر کسی بھی فرد کو قانون شکنی کی اجازت نہیں دیتی چہ جائیکہ محض بلا ثبوت کسی شک اور شبہ کی بنا پر کسی فرد کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت غیرت کے نام پر قتل کر دیا جائے۔ بلکہ یہ تو فساد فی الارض، قانون شکنی اور معاشرے میں انار کی کا سبب ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کوئی بھی کسی کو قتل کر کے اس پر ایسا الزام لگا دے گا۔ جبکہ شریعت اسلامی کسی کو ناحق قتل کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا، یہ عمل تعلیمات اسلامی کے سراسر خلاف ہے۔

حوالہ جات

(1) ابو الفضل، عیاض بن موسی بن عیاض، مشارق الانوار علی صحاح الآثار، حرف الغین، مادہ: غ ی ر، بیروت، دار التراث (س۔ن) ۲/۱۴۱۔

(2) Average femicide rates per 100,000 female population in 25 countries and territories with high and very high rates 2004-09. Source : Alvazi del frate (2011.p.120) .

(3) https://www.urduvoa.com/a/un-report-on-woman-honor-killing/4675533.html .

(4)https://www.bbc.com/urdu/world-46345510.

(5) http://hbv-awareness.com/.

(6) http://hrcp-web.org/hrcpweb/campaigns/.

(7) القرآن: الاسراء، ۱۷: ۳۲۔

(8) القرآن: النور ۲۴: ۲۔

(9) بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، سُورَۃُ النِّسَاءِ بیروت، دار ابن کثیر (۱۴۰۷ھ–۱۹۸۷ء) ۴/۱۶۶۷۔

(10) القرآن: النور ۲۴: ۴۔

(11) پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، التفسیر المظہری، سورۃ النور۔ الایۃ: ۲، ۴ الباکستان المکتبہ الرشیدیہ – (س۔ن) ۶/۴۳۹۔

(12) أبی شیبۃ،، أبو بکر بن أبی شیبۃ، عبد اللہ بن محمد بن إبراھیم بن عثمان، مصنف ابن ابی شیبہ، کِتَابُ الْحُدُودِ، مَنْ قَالَ: الْحُدُودُ إِلَی الْإِمَامِ، الریاض۔ مکتبۃ الرشد (۵/۵۰۶) رقم الحدیث: ۲۸۴۳۸۔

(13) القرآن: النور ۲۴: ۶–۹۔

(14) بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، سُورَۃُ النور، بَابٌ: وَيَدْرَأُ عَنْهَا العَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الكَاذِبِينَ، بیروت، دار ابن کثیر (۱۴۰۷ھ–۱۹۸۷ء) ۲/۶۹۵۔ رقم الحدیث: ۴۴۷۰۔

(15) بخاری،، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، سُورَۃُ النور، بَابُ: وَالْخَامِسَۃُ أَنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَیْہِ إِنْ کَانَ مِنَ الکَاذِبِینَ، بیروت، دار ابن کثیر (۱۴۰۷ھ–۱۹۸۷ء) ۴/ ۱۷۷۲ رقم الحدیث: ۴۴۶۹۔

(16) بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ، کِتَابُ التَّوْحِیدِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «لاَ شَخْصَ أَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ» بیروت، دار ابن کثیر (۱۴۰۷ھ–۱۹۸۷ء) ۶/ ۲۵۱۱ رقم الحدیث: ۶۴۵۴۔

(17) ابن ماجہ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی سنن ابن ماجہ، کِتَابُ النِّکَاحِ، بَابُ الْغَیْرَۃِ، بیروت، دار إحیاء الکتب العربیۃ (س۔ن) ۱/ ۵۹۱ رقم الحدیث: ۱۹۹۶۔

(18) القرآن: النسا۔ ۴: ۹۳۔

(19) القرآن: الفرقان ۲۵: ۶۸-۶۹۔

(20) بخاری، محمد بن اسماعیل ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کِتَابُ الدِّیَاتِ، بیروت۔ دار ابن کثیر (۱۴۰۷ھ–۱۹۸۷ء) ۶/ ۲۵۱۷ رقم الحدیث: ۶۴۶۹۔

(21) النسائی، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، سنن النسائی، کتاب المحاربہ تعظیم الدم، بیروت،، دار المعرفۃ (۱۴۲۰) ۷/ ۹۵، رقم الحدیث: ۳۹۹۹۔

(22) الکاسانی، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کِتَابُ الْحُدُودِ، فَصْلٌ فِی شَرَائِطِ جَوَازِ إِقَامَۃِ الْحُدُود بیروت۔ دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ–۱۹۸۵م ۷/ ۳۷۔

(23) المرغینانی، علی بن أبی بکر بن عبد الجلیل، أبو الحسن برہان الدین، الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، کتاب أدب القاضی، باب التحکیم بیروت۔ دار احیاء التراث العربی (س۔ن) ۳/ ۱۰۸۔

(24) الشیرازی، أبو اسحاق إبراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی، المہذب فی فقۃ الإمام الشافعی، کتاب الحدود، باب إقامۃ الحدود بیروت۔ دار الکتب العلمیۃ (س۔ن) ۳/ ۳۴۱۔

(25) ابن مفلح، إبراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد، المبدع فی شرح المقنع، کِتَابُ الْحُدُودِ، بیروت۔ دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ–۱۹۹۷م، ۷/ ۳۶۵۔

(26) الخرشی، محمد بن عبد اللہ الخرشی المالکی أبو عبد اللہ، شرح مختصر خلیل، مَرَاتِبُ الشَّہَادَۃ بیروت، دار الفکر للطباعۃ (س۔ن)، ۷/ ۲۳۵۔

(27) الخرشی، محمد بن عبد اللہ الخرشی المالکی أبو عبد اللہ، شرح مختصر خلیل، بَاب السَّرِقَۃَ، بیروت۔ دار الفکر للطباعۃ (س۔ن) ۸/ ۹۱۔

(28) الجزیری، عبد الرحمن بن محمد عوض، الفقہ علی المذاہب الأربعۃ، کتاب الحدود، مبحث من قتل الرجل الذی زنی بامرأتہ، بیروت۔ دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ–۲۰۰۳م ۵/ ۶۰۶۰۔

(29) الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، صِیَالٌ، دَفْعُ الصَّائِل عَنِ الْعِرْضِ، الکویت۔ وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ، ۱۴۰۴-۱۴۲۷ھ، ۲۸/ ۱۱۰۔

ENGLISH REFERENCES

1.Abulfazal, Ayaz bin moosa bn ayaz, Masahariq-ul- anwar ala sihah-alaasar.
2. Average femicide rates per 100,000 female population in 25 countries and territories with high and very high rates 2004-09. Source : Alvazi del frate (2011.p.120).
3 ▪ https://www.urduvoa.com/a/un-report-on-woman-honor-killing/4675533.html.
4 ▪https://www.bbc.com/urdu/world-46345510.
5 ▪http://hbv-awareness.com/.
6.http://hrcp-web.org/hrcpweb/campaigns/.
7.Al-Quran:Al-Asra .
8. Al-Quran: Al-Noor.
9. Bukhari, Muhammad bin Ismail Abu Abdullah, Al-Jame Al- Sahih, Nashir Dar-Ibn- Kaseer Berut 1987AC-1407H.
10.Al-Quran: Al-Noor.
11.Pani Pati, Qazi Sanaullah, Al-Tafseer Al-Mazhari Maktaba Al- Rasheedia Albakistan.
12. Abi Shibah Abu Bakar bin Abi Shibah Abdullah Bin Muhammad bin Ibraheem bin Usman, Musanaf Ibn Abi Shibah Maktabah al- Rushad Riaz.
13. Al-Quran Al-Noor.
14. Bukhari, Muhammad bin Ismail Abu Abdullah, Al-Jame Al- Sahih, Nashir Dar-Ibn- Kaseer Berut 1987AC-1407H.
15. Bukhari, Muhammad bin Ismail Abu Abdullah, Al-Jame Al- Sahih, Nashir Dar-Ibn- Kaseer Berut 1987AC-1407H.
16. Bukhari, Muhammad bin Ismail Abu Abdullah, Al-Jame Al- Sahih, Nashir Dar-Ibn- Kaseer Berut 1987AC-1407H..
17. Ibn Maja, Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed al- Qazveni, Sunan Ibn Maja Dar Ahya-ul-kutub-ul- Arabiya.
18.Al-Quran: Al-Nisa.
19.Al- Quran: Al- Furqan
20. Bukhari, Muhammad bin Ismail Abu Abdullah, Al-Jame Al- Sahih, Nashir Dar-Ibn- Kaseer Berut 1987AC-1407H.
21. Al- Nasai.Abu Abdur Rahman Ahmed bin bin Shoaib bin Ali Al- Kurasani. Sunnan Al-Nasai Darul Marifa Berut.
22.Al-Kasani, Alauddin Abu Bakar bin Masood bin Ahmed, Bidaiy Ul Sanay fi Tarteeb ul Sharay، Dar ul Kutab Al Ilmyia.Berut.
23.Al Marginani, Ali bin Abi Bakar Bin Abdul Jaleel Abul Hassan Burhanuddin Al- Hidaya fi sharh Bidaya Al-Mubtadi, Dar ul Ahyautturas al Arabiay. Berut.
24. Al.Sherazi, Abu Ishaq ibraheem bin Ali bin Yousuf Al.-Sherazi, Almuhazab Fil Fiqhi Shafi, Dar ul Kutab Al Ilmiya Berut.
25.Ibn Maflah, Ibraheem bin Muhammad bin Abdullah bin Muhammad, Al- Mabda fi Sharhil Maqna Dar ul Kutab Al Ilmyia, Berut.1997AC-1418H.
26.Al- Karshe, Muhammad bin Abdullah Al-Karshe Al- Maliki Abu Abdullah, Sharah Muktasar Khaleel Dar un Nashar li Tabaat Berut.
27. Al- Karshe, Muhammad bin Abdullah Al-Karshe Al- Maliki Abu Abdullah, Sharah Muktasar Khaleel Dar un Nashar li Tabaat Berut.
28. Al Jazeri, Abu Abdur Rahman bin Muhammad Aus, Al Fiqha Alal Mazahi Al Arba, Dar ul Kutab Al Ilmyia, Berut 2004 AC- 1424H.
29.Al- Mausoua Al Fiqhiya Al Kuaitya, Wazarat Ul Awqaf wa Shoun ul Islamyia, Al Kuait, 1404-1427H.